***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Qisas al-Nisa: A Critical Analysis of Historical Background, Intellectual Significance, and Objectives

قرآن میں مذکور ازواجِ مطہرات کے قصص ِ قرآنیہ کا تجزیاتی مطالعہ

Kausar Yasin
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies, Lahore
kausaryasin4@gmail.com
Dr. Taiyyiba Fatima
Assistant professor, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
This research paper presents an analytical study of the Qur'anic and historical narratives related to the Noble Wives of the Prophet ﷺ (Azwāj-e-Mutahharāt), which are directly or indirectly connected to the themes mentioned in the Holy Qur'an and the Seerah of the Prophet ﷺ. The term "Qasas" (stories/narratives) refers to events narrated for the purpose of moral instruction, guidance, and reflection, and in the Qur'an, their primary objective is to promote human moral development, ethical guidance, and spiritual awareness.Islam granted the noble title of "Mothers of the Believers" (Ummuhāt al-Mu'minīn) to the wives of the Prophet ﷺ, elevating their religious, moral, and social status to the highest possible rank. Their marital relationship with the Prophet ﷺ was not merely a domestic bond but also a means of educating the Muslim Ummah, conveying the message of Islam, and serving as a practical embodiment of divine revelation. This association bestowed upon them the lifelong honor of being the wives of the Prophet ﷺ, establishing a permanent moral and religious model for the Muslim community.The Qur'an gives special emphasis to the purity and sanctity of the Azwāj-e-Mutahharāt, making their honor an integral part of the faith of the believers.

***Keyword**: Azwāj-e-Mutahharāt, Qur'anic Narratives, Seerah of Prophet Muhammad ﷺ, Ummuhāt al-Mu'minīn, Moral Guidance in Islam*

موضوع کا تعارف

قصص النساء تاریخ اسلام کی عظیم ونامور خواتین کے حالات وواقعات اور ان کے قصوں کو کہا جاتا ہے ، جن میں سے استنادی اعتبار سے سب سے مستند قرآن میں مذکور قصص النساء ہیں۔ قرآنی آیات کا ایک تہائی حصہ انہی قصوں پر مشتمل ہے۔ یہ قصے پہلے زمانے کی خواتین کے بارے میں یا نزول قرآن کے دور کے ہیں۔ قرآن میں قصوں کے بہت زیادہ استعمال کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی روح اور فکر پر اس کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ قرآن ان قصوں کو بیان کرنے کا مقصد ان سے درس لینا قرار دیتا ہے اور اور بہت سی آیات میں گذشتہ لوگوں کے انجام کے بارے میں غورو فکر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآنی آیات کے مطابق قرآنی داستانیں افسانہ اور خود ساختہ نہیں ہیں بلکہ یہ حقیقت پر مبنی ہیں اور ان میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے اور مومنین کی لیے ہدایت کا سبب ہے۔ قرآنی

داستانیں عام ناول یا داستان کی طرز پر نہیں لکھی گئی ہیں علامہ طباطبائی کے مطابق قرآن انہیں صرف ہدایت کے مقصد سے بیان کرتا ہے اور ان کی جزئیات بیان نہیں کرتا ہے۔

قصص کا معنی و مفہوم

القصص عربی زبان میں نشانات کا پیچھا کرنے کو کہا جاتا ہے کہا جاتا ہے قصص اثرہ یعنی میں نے اس کے نشانات کا پیچھا کیا اور قصص مصدر ہے۔[1]

قصص کا مادہ ہے ق، ص، ص القص- کے معنی نشان قدم پر چلنے کے ہیں۔ محاورہ ہے۔قصصت اثرہ یعنی میں اس کے نقش قدم پر چلا اور قصص کے معنی نشان کے ہیں۔[2]

امام راغب اصفہانی قصص کی وضاحت کرتے ہوئے سورۃ کی آیت نمبر کے تحت لکھتے ہیں: قصص- الْقَصُّ: تتبّع الأثر، يقال: قَصَصْتُ أثره، والْقَصَصُ: الأثر. قال تعالى: فَارْتَدَّا عَلى آثارِهِما قَصَصاً[3] وَقالَتْ لِأُخْتِهِقُصِّيهِ -[4] قرآن میں ہے: فَارْتَدَّا عَلى آثارِهِما قَصَصاً[5] تو وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے لوٹ گئے۔ وَقالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ[6] اور اسکی بہن کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔[7]

قصص کا اصطلاحی مفہوم

قصص قرآن سے مراد ایسا حادثہ جس کے اسباب اور نتائج واضح ہوں تو کان اس کی طرف لگ جاتے ہیں اور جب ایسے واقعات سابقہ لوگوں کی خبریں اور عبرت کا سامان بھی فراہم کریں تو ان کی معرفت سے مطلع ہونے کی محبت ایسا قومی سبب ہوتا ہے کہ

> "ایسا حادثہ جس کی وجہ سے عبرت دل میں راسخ ہو جاتی ہے اور وہ نصیحت جسے بطور خطاب بیان کیا گیا ہو عقل و شعور میں اس کے تمام پہلو نہیں آتے، اور نہ ہی بیان کی ہوئی ساری بات یاد رہتی ہے لیکن جب وہ عبرت زندگی میں پائے جانے والے کسی ایسے واقعہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے کہ جس کے اہداف واضح ہوں تو انسان اس بات کو بڑی خوشی سے سنتے، بڑے شوق اور دلجوئی کے ساتھ اس کی طرف کان لگاتے اور اس میں بیان ہونے والی نصیحتوں اور عبرتوں سے متاثر ہوتے ہیں، ایسی نصیحتوں کو قصص کا جاتا ہے۔"[8]

---

[1] مناع القطان (ترجمہ عبد اللہ سرور)مباحث فی علوم القرآن،مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہورمارچ 2016-،ص398

[2] راغب اصفہانی ، حسن بن محمد ،علامہ، المفردات،ایران:مطبو عۃ المکتبۃالمرتضویہ،1342ھ ،زیر تحت آلایۃ،وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ،سورۃ القصص:25

[3] الکھف 64

[4] القصص 11

[5] الکھف 64

[6] لقصص 11

[7] راغب اصفہانی ، حسن بن محمد ،علامہ، المفردات، زیر تحت آلایۃ،وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ،سورۃ القصص:25

[8] مناع القطان (ترجمہ عبد اللہ سرور)مباحث فی علوم القرآن، ص398،ص398

جبکہ آج تو قصہ گوئی کا ادب لغوی فنون اور ادب میں ایک خاص فن بن چکا ہے اور بچے قصائص عربی اسلوب میں اس دور کی بہترین نمائندگی کرتے ہیں اور قصے کی نہایت ہی اعلیٰ شکل میں قرآن کریم تصویر کشی کرتا ہے۔

قصص جمع ہے قصہ کا۔ جس سے مراد قرآن مجید کے وہ عبرت انگیز قصے ہیں جو قرآن میں اللہ تعالی نے اپنے رسول کے ذریعے بیان فرمائے۔ پہلی امتوں کے احوال، انبیائے سابقین، حادثات اقوام ذکر فرمائے پھر قوموں، قبیلوں، شہروں اور بستیوں کے احوال بھی تاریخی طور پر بیان کیے جنھیں قصص القرآن کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم کا اہم موضوع قصص اور واقعات ہیں، قرآن کریم میں جو واقعات بیان ہوئے ہیں انھیں دو قسموں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک وہ واقعات جو ماضی سے متعلق ہیں اور دوسرے جو مستقبل سے متعلق ہیں۔[9]

قرآن کی زیادہ تر داستانیں پیغمبروں خواتین اور ان سے متعلق قصص کے بارے میں ہیں ذکر ملتا ہے جیسا کہ قرآن نے خاص طور پر پیغمبروں جیسے ابراہیم علیہ السلام موسی علیہ السلام کی بہن عیسی علیہ السلام کی والدہ یوسف علیہ السلام کی زونہ اور پیغمبر اعظم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور دیگر خواتین اور اس عہد سے متعلق قصص النسا کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

قرآن مجید میں مرد و خواتین دونوں کا ذکر ہے اور عمومی اعتبار سے علاوہ خصوص کے اعتبار سے بھی کئی خواتین کے قصص قرآن میں مذکور ہیں اس لئے کہ زندگی کے دو پہلو مرد و عورت ہیں اور دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں اور دونوں پر اللہ کی طرف سے ذمہ داری عائد ہے کہ وہ برائی کے خاتمے اور نیکی کے کام کی تبلیغ میں اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ عورت کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ عورت معاشرے کی گود ہے جس میں معاشرہ پرورش پاتا ہے اسی لئے عورت چاہے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی ہر روپ میں قدرت کا قیمتی تحفہ ہے، جس کے بغیر کائنات انسانی کی ہر شے پھیکی اور ماند ہے۔

قصص النساء میں عورت کے کردار کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے مرد کو اس کا محافظ اور سائبان بنایا ہے مگر عورت اپنی ذات میں ایک تناآور درخت کی مانند ہے، جو ہر قسم کے سرد و گرم حالات کا دلیری سے مقابلہ کرتی ہے اسی عزم و ہمت، حوصلے اور استقامت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس کے قدموں تلے بچھا دیا تاریخ اسلام خواتین کی قربانیوں اور خدمات کا ذکر کئے بغیر نامکمل رہتی ہے اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اصلاحِ معاشرہ میں مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ڈاکٹر نوشین اختر لکھتی ہیں:

"معاشرے کی اصلاح اور فلاح و بہبود میں مسلم خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، قرآن میں ان کی خدمات کا ذکر ملتا ہے جیسا کہ سیدہ آسیہ کا ذکر ہے کہ وہ تمام آزمائشوں اور مصیبتوں کو سہتے ہوئے ثابت قدم رہیں۔ ان خواتین پر مصیبتوں اور ظلم و ستم کی انتہا کر دی گئی لیکن اپنے ایثار، تقویٰ و پرہیزگاری سے ثابت کر دیا کہ خواتین کسی صورت مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔"[10]

---

[9] ایضاً ،ص393

[10] نوشین اختر، نامور مسلم خواتین کی حیات و خدمات، مجلس نشریات اسلام، کراچی، 1982ء،ص89

جن خواتین کے قرآن میں قصص مذکور ہیں یہ وہ مسلم خواتین ہیں جنہوں نے معاشرے کی اصلاح کیلئے بہت محنت کی اور تاریخ میں اک نظر دیکھیں تو ہر دور میں ہر صدی اور ماہ و سال میں مسلم خواتین نے اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ کسی بھی قوم یا معاشرے کی اصلاح و تعمیر میں جو بنیادی کردار خواتین ادا کرتی ہیں وہ کسی ہوشمند سے مخفی نہیں۔ معاشرے کی اصلاح نسبت مردوں کے خواتین کی اصلاح کے ذریعے زیادہ ممکن ہے۔ ڈاکٹر نوشین اختر لکھتی ہیں:

> "ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اور بچے کسی بھی قوم کے مستقبل کا معمار ہوتے ہیں۔ بہترین مستقبل کے لیے ان معماروں کی بہترین تربیت کی ضرورت ہے جو وہی ماں کر سکتی ہے جو خود باشعور ہو۔ خواتین میں نسبت مردوں کے بہت سی اخلاقی و دینی خرابیاں پائی جاتی ہیں جن کے سدباب کی اشد ضرورت ہے۔ اسی لیے نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کی اصلاح کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔ ان کے لے علیحدہ مجلسیں منعقد فرمائیں جہاں خواتین سے دینی احکامات بیان فرمائے۔"[11]

دنیا کی آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل اور ہر دور میں عورت نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ دنیا میں انسانی زندگی کا دار و مدار جتنا مردوں پر ہے اتنا ہے عورتوں پر بھی ہے جبکہ فطری طور پر اصلاح معاشرے کے طور پر عورتیں خلقت کے انتہائی اہم امور سنبھال رہی ہیں۔ خلقت کے بنیادی امور جیسے عمل پیدائش اور تربیت اولاد عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہی نہیں بلکہ عورت کے اعلی کردار سے جڑے قصے قرآن میں ذکر ہیں جن کا یہاں تعارف پیش کروں گی۔ اول میں دنیا کی مقدس ترین خواتین امہات المومنین کا ذکر کروں گی بعد ازاں دیگر خواتین کا درج بدرجہ یہاں تعارف اور قرآن میں قصص ذکر کروں گی۔

قصص النساء میں قرآن کا اندازِ تخاطب

ازواج مطہرات، امہات المؤمنین کا لقب ہے جن کی زندگی خواتین اسلام کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے اس لئے بالخصوص مسلم خواتین کو امہات المومنین کا مقام ان کے فضائل خدمات اور ان کی سیرت سے متعلق علم حاصل کرنا ضروری ہے، مگر اس کے باوجود دور حاضر کی اکثر مسلم خواتین امہات المومنین کی زندگی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی ہیں، اگر معلومات رکھتی ہیں تو بہت کم۔ یہاں ازواج مطہرات کے اول میں فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں عیاں کروں گی تاکہ ان کی عظمت وفضیلت کا اندازہ ہو، بعد ازاں انکی دعوتِ دین میں اور علم حدیث میں خدمات اور شمائل نبوی ﷺ کے اعتبار سے روایت و درایت کے اعتبار سے خدمات ذکر کروں گی تاکہ مسلم خواتین کے دلوں میں امہات المومنین کا مقام و مرتبہ اور ان کی عظمت پیدا کی جاسکے۔

ازواج مطہرات کے فضائل میں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے دنیا کی تمام عورتوں سے ان کا انتخاب بحیثیت بیوی کے اپنے سب سے محبوب، معظم، محترم اور اپنے جملہ برگزیدہ پیغمبروں کے امام کے لیے فرمایا، اور ان کی اس نسبت ذی شان کا تذکرہ اپنی سب سے ذی شان آسمانی کتاب قرآن مجید میں ان الفاظ میں فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ[12]

[11] نوشین اختر، نامورمسلم خواتین کی حیات و خدمات،ص94
[12] سورة الاحزاب:۵۰

”اے نبی ﷺ! ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال کر دی ہیں، جنہیں آپ نے ان کا مہر دے دیا ہے“

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ[13]

”اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو!“

ایک تیسرے مقام پر تو اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ ان خوش نصیب خواتین کو واضح الفاظ میں پیغمبر کی بیویاں کہہ کر مخاطب فرمایا ہے:

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ[14]

”اے پیغمبر کی بیویو!“

امہات المومنین کی دوسری امتیاز ی فضیلت : یہ ہے کہ اللہ رب العالمین نے انہیں ان کے مقام و مرتبہ کے حساب سے کائنات کی سب سے زیادہ مسئولیت و ذمہ داری والی خواتین قرار دیا ہے، اور انہوں نے اپنے اس مثالی مقام و مرتبہ کو اچھی طرح سمجھا بھی۔

دین و دنیا کا اختیار دینا

ازواج مطہرات کے فضائل میں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم جلدی کرو، اپنے والدین سے بھی مشورہ لے سکتی ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ سے جدائی کا کبھی مشورہ نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے وہ آیت جس میں یہ حکم تھا پڑھی کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا ، أَجْرًا عَظِيمًا[15]

”اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں، کچھ دے دلا دوں، اور تمھیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں اور اگر تمھاری مراد اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین مانو) کہ تمھیں سے نیک کام کرنے والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر تیار کر رکھا ہے“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا لیکن اپنے والدین سے مشورہ کی کس بات کے لئے ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری ازواج مطہرات نے بھی وہی کہا جو میں کہہ چکی تھی۔[16]

---

13 سورة الاحزاب : ٢٨

14 سورة الاحزاب :٣٠

15 الاحزات28:33

16 محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر: 4786، دار طوق النجاۃ، مکتبہ دار طوق النجاۃ، ریاض، سعودی عرب، سنِ اشاعت1320ھ 437/2

کائنات کی عظیم خواتین کا اعزاز

ازواج مطہرات کے فضائل میں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ ہے کہ رب کائنات نے جس طرح انہیں کائنات کی تمام عورتوں میں سے اپنے سب سے مکرم و محترم اور سب سے افضل واشرف رسول کی زوجیت کے لئے چنا اسی طرح رب کائنات نے دنیا کی دیگر عورتوں کی بہ نسبت ان پر عظیم سے عظیم ترین ذمہ داریاں بھی ڈالی ہیں، پس جس طرح ان نیکیوں کا اجر دنیا کی دیگر عورتوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے بالکل اسی طرح گناہ و غلطی سرزد ہونے کی صورت میں ان کے گناہوں کی سزا بھی دنیا کی دیگر عورتوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

يَـا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا ۔ وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا[17]

"اے پیغمبر کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی (کا ارتکاب) کرے گی، اسے دوہرا دوہرا عذاب دیا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ہی سہل (سی) بات ہے۔ اور تمہیں سے جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی، اور نیک کام کرے گی، ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے"

مفسرین کرام نے رزق کریم سے جنت مراد لیا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کی بیویاں جس طرح دنیا میں آپ کی بیویاں ہیں بالکل اسی طرح جنت میں بھی آپ کی بیویاں ہوں گی۔[18]

زوجیتِ نبوی ﷺ کا تاحیات اعزاز

ازواج مطہرات کے فضائل میں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ ہے کہ جب امہات المومنین (ازواج مطہرات) نے دنیا کے جاہ و حشم کو ترک کر کے رسول اللہ ﷺ کو اختیار کر لیا، تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو ازواج مطہرات کے سوا کسی اور عورت سے نکاح کرنے یا ازواج مطہرات میں سے کسی کو طلاق دے اس کی جگہ کسی دوسری حسین و جمیل عورت سے نکاح کرنے سے بھی منع فرمادیا، اللہ کا فرمان ہے:

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا[19]

"اس کے بعد اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کے بدلے اور عورتوں سے (نکاح) کرے۔ اگرچہ ان کی صورت اچھی بھی لگتی ہو مگر جو تیری مملوکہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (پورا) نگہبان ہے"

عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق آیت تخییر ایلا کے واقعہ کے بعد نازل ہوئی تھی۔

---

17 سورۃ الاحزاب :۳۰-۳۱

18 عبدالرحمن بن ناصر السعدی، تفسیر السعدی، دار ابن الجوزی، مکتبہ دار ابن الجوزی، الدمام، سعودی عرب، سنِ اشاعت: 1423ھ، ج: 1، ص: 663

19 سورۃ الاحزاب :۵۲

عصمتِ ازواج مطہرات کا احترام

اللہ رب العالمین نے ان کے رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آنے کے بعد انہیں دنیا کے تمام مردوں کے لئے حرام قرار دے دیا اس طور پر کہ کوئی دوسرا شخص رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ان سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فرمان الٰہی ہے:

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا[20]

"نہ تمھیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے"

محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت مبارکہ کے شان نزول سے متعلق رقمطراز ہیں کہ: بسا اوقات کوئی شخص یہ کہتا کہ اگر آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں آپ کی فلاں بیوی سے نکاح کرلوں گا تو اس بات سے رسول اللہ ﷺ کو بہت تکلیف ہوتی اس موقع پر اللہ رب العالین نے یہ آیت:

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَه[21]

نازل فرمائی۔

ازواج مطہرات کے فضائل میں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ رب العالمین نے انہیں دنیا کی تمام خواتین سے افضل واشرف قرار دیا اور واضح الفاظ میں انہیں یہ خطاب بھی عطا فرما دیا کہ اے پیغمبر کی بیویو! مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تم دنیا کی عام عورتوں کی طرح نہیں ہو بلکہ تمہارا مقام و مرتبہ دنیا کی تمام عورتوں سے بلند سے بلند تر ہے۔ اللہ کا فرمان عالی شان ہے:

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا[22]

"اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو"۔

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویاں پوری امت کی ماں ہیں اور ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات کو اپنی ماں سمجھے، اور انہیں ہر طرح کی برائی سے پاک سمجھے ان میں سب سے افضل ترین حضرت خدیجہ وعائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کی برات کا اعلان اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص ان کو ان چیزوں سے بری نہیں سمجھتا جن سے اللہ نے انہیں بری قرار دیا ہے تو اس نے اللہ رب العالمین کا انکار کیا ہے۔[23]

---

[20] سورة الاحزاب : ۵۳

[21] محمد بن جریر الطبری، تفسیر الطبری، دار ہجر، مکتبہ دار ہجر، قاہرہ، مصر، سنِ اشاعت: 1422ھ، ج: 19، ص: 170

[22] سورة الاحزاب : ۳۲

[23] عبدالرحمن بن ناصر البراک، التعلیقات علی متن لمعۃ الاعتقاد، دار المنہاج، مکتبہ دار المنہاج، ریاض، سعودی عرب، سنِ اشاعت: 1432ھ، ج: 1، ص: 178

امہات المؤمنین کے گھرانوں پر قرآن کا نزول

ازواج مطہرات کے فضائل میں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ ہے کہ وحی الٰہی انہی کے گھروں میں نازل ہوتی تھی، اور انہی کے گھروں سے قرآنی آیات اور شعاع نبوت ورسالت کی کرنیں پوری کائنات میں پھیلیں۔ اللہ تعالیٰ خود ان کی اس عظمت شان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا[24]

"اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور رسول کی احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو، بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے"

مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر کے تحت محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ آیت کریمہ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو خطاب کرکے فرمایا ہے کہ اے نبی کی بیویو! اللہ کی جو نعمت تم پر ہے اسے تم یاد کرو کہ اس نے تمہیں ان گھروں میں کیا جہاں اللہ کی آیات اور حکمت پڑھی جاتی ہے تمہیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر اس کا شکر کرنا چاہیے اور اس کی حمد پڑھنی چاہیے۔[25]

اہل بیت ہونے کا اعزاز

ازواج مطہرات کے فضائل میں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ ہے کہ ازواج مطہرات بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہیں جن کی پاکیزگی اور طہارت کا اعلان اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا[26]

"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھروالیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے"

قتادہ رحمہ اللہ '' إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا "سے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ سب اہل بیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی برائیوں سے پاک قرار دیا ہے، اور انہیں اپنی خصوصی رحمتیں عطا فرمائی ہیں۔ (تفسیر الطبری: ج:۱۹، ص:۱۰۱)

---

[24] سورة الاحزاب : ٣٤): 178
[25] محمد بن جرير الطبرى، تفسير الطبرى، ج: 19، ص: 170
[26] سورة الاحزاب : ٣٣

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ اس بات پر نص ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں ان آیتوں میں داخل ہیں۔ اس لیے کہ یہ آیت انہی کے بارے میں اتری ہے۔ آیت کا شان نزول تو آیت کے حکم میں داخل ہوتا ہی ہے۔

ابن ابی حاتم میں عکرمہ رحمہ اللہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ جو چاہے مجھ سے مباہلہ کر لے، یہ آیت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔[27]

سیدہ عائشہ ρ کا قصہ پاکدامنی

قرآن میں آپکے قصہ کو بڑی اہمیت و مقام حاصل ہے جسے قصہ افک بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے۔:

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَ الَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ[28]

بیشک جو لوگ بڑا بہتان لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔ تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ شخص جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔

سیدہ عائشہ کے افک کا قصہ بڑا مشہور ہے۔ آپ نبی اکرم کے وصال کے بعد 48 برس زندہ رہیں، اس طویل عرصے یعنی تقریباً 57 سال تک آپ شب و روز دین کی خدمت کرتی رہیں۔ علمِ دین کو پھیلاتی رہیں، صحابیات میں سب سے زیادہ احادیث آپ سے ہی مروی ہیں۔ آپ کا حافظہ نہایت قوی تھا، جو سنتی تھیں وہ صرف وقتی طور پر یاد ہی نہیں ہو جاتا تھا؛ بلکہ دل و دماغ میں نقش ہو کر رہ جاتا تھا۔

حضرتِ سیدہ طیبہ طاہرہ عائشہ بنت ابی بکر ρ (پیدائش: 614ء–وفات: 13 جولائی 678ء) رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں۔ آپ کو اُم المومنین کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد عہد خلفائے راشدین میں آپ کی شخصیت بہت نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد 47 سال حیات رہیں اور یہ تمام وہ عرصہ ہے جس میں ابتدائی مسلم فتوحات ہوئیں، مختلف ممالک مملکت اسلامیہ میں داخل ہوئے۔

سیرتِ ابن ہشام میں لکھا ہے:

حدیث شریف سے آپ کو گہرا تعلق تھا، کسی حدیث کے سلسلے میں اگر اصحابِ رسول ﷺ کو کوئی شبہ ہوتا تھا، تو آپ ہی کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ آپ بڑی آسانی کے ساتھ مدلل طور پر شک و شبہ کو رفع کر دیتی تھیں، مثلاً ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "لوگ قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ نہ رکھیں۔" سیدنا عبداللہ بن عمر اور ابوسعید خدریؓ نے یہ سمجھا کہ یہ حکم دائمی ہے۔ سیدہ عائشہ ρ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا کہ یہ حکم نہ تو دائمی

---

[27] اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی، تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر)، دار طیبہ للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، سنِ اشاعت: 1420ھ، ج: 6، ص: 365

[28] سورة النور 11:24

ہے اور نہ ہی واجب ہے؛ بلکہ مستحب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو جمع نہ کریں؛ بلکہ دوسروں کو کھلائیں۔[29]

سیدہ عائشہ ρ کی ایک قابل ذکر خوبی یہ تھی کہ جب آپ روایت کرتی ہیں تو ساتھ ہی ساتھ اس کی علم وحکمت پر بھی روشنی ڈالتی ہیں، مثلاً ابو سعید خدری اور عبد اللہ بن عمر τ سے غسل جمعہ کے سلسلے میں صرف اس قدر مروی ہے کہ جمعے کے دن غسل کر لینا چاہیے؛ لیکن اس حدیث شریف کو سیدہ عائشہ صدیقہ ρ نے ذکر فرمایا تو یہ بھی فرمایا کہ لوگ اپنے گھروں اور مدینے کے آس پاس کی آبادیوں سے نماز جمعہ کو آیا کرتے تھے، وہ گرد وغبار سے اٹے ہوئے اور پسینے سے تر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب آئے تو آپ نے فرمایا کہ تم آج کے دن غسل کر لیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

سیدہ عائشہ وسیدہ حفصہ ω کا قصہ قرآنی

سیدہ حفصہ کا قصہ تحریم کچھ یوں ذکر ہے:

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَاۚ - وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَۚ - وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ[30]

نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی زوجہ حضرت حفصہ کو دو چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہ کرنا، پھر جب حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ کو اس بات کی خبر دیدی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کو حضرت جبریل کی زبان سے اپنے حبیب ﷺ پر ظاہر کر دیا تو آپ ﷺ نے حضرت حفصہ کے سامنے ان میں سے ایک چیز کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کر دی اور دوسری چیز کا ذکر نہ فرمایا، یہ شانِ کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں ایک بات سے چشم پوشی فرمائی۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہ کو اس کی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علم والے اور خبر دار اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔[31]

حضور نبی کریم ﷺ کائنات کے سب سے بڑے اصلاح فرمانے والے تھے آپ کی تبلیغ ہی تھی جس نے عرب کے بدؤں کو معاشرے کا ایک مہذب فرد بنا دیا، آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی ازواجِ مطہرات بھی اس مشن میں آپ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں حصہ دار بنی کچھ نے زیادہ کام کیا اور کچھ نے کم۔ کچھ ازواجِ مطہرات نے قدرے کم سہی مگر اپنا حصہ ڈالا جن میں سیدہ حفصہ بنتِ عمر τ بھی شامل ہیں۔ جن کا قرآن میں قصہ تحریم آیا ہے۔

سیدہ حفصہ ρ سیدنا فاروق اعظم τ کی صاحبزادی ہیں اور آپ ρ کی والدہ کا نام زینب بنت مطعون ρ تھا جو عثمان بن مطعون ρ کی بہن تھیں۔ آپ ρ کی ولادت بعثت نبوی ﷺ سے 5 سال قبل ہوئی جب قریش مکہ خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر میں مصروف تھے۔

---

[29] ابن ہشام،سیرت النبویہ لابن ہشام ، مطبوعہ دارالفکر، بیروت، لبنان،، 646/2

[30] سورة التحریم 4:66

[31] عبداللہ بن احمد النسفی، مدارک التنزیل وحقائق التأویل، ، ج: 2، ص: 1257

آپ ρ کا تعلق قریش کے معزز قبیلے بنی عدی سے تھا اس طرح آپ ρ کا سلسلہ نسب دسویں پشت میں لوئی پر حضور ﷺ سے جاملتا ہے۔[32]

سیدہ میمونہ وام سلمہ ω کا قصہ قرآنی

حضور مصلح اعظم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے سیدہ میمونہ بھی ہیں۔ان کو بھی ازواج مطہرات میں شامل ہونے کی وجہ سے بلاواسطہ نبی اکرم ﷺ سے احادیث سننے کا موقع وقتاً فوقتاً فراہم ہوتا رہتا تھا۔ آپ کا قصہ قرآن میں مذکور ہے کہ آپ نبی کریم کے پاس تشریف فرما تھیں کہ ایک نابینا صحابی آئے جس سے متعلق آیت ہے:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[33]

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤنہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرواے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

آیت کے اس حصے میں مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ حضرت اُمِّ سلمہ فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر تھیں، اسی وقت حضرت ابنِ اُمِّ مکتوم حاضر ہوئے۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ہمیں پردہ کا حکم فرمایا تو میں نے عرض کی: وہ تو نابینا ہیں، ہمیں دیکھ اور پہچان نہیں سکتے۔ حضور پُرنور ص ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’کیا تم دونوں بھی نابینا ہو اور کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں۔‘‘[34]

---

[32] عائشہ بنت الشاطی، دکتور، نساء النبی، مطبوعہ دارالکتب العربی، بیروت، لبنان، 1985ء، 89/3

[33] سورۃ النور 31:24

[34] محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال، حدیث نمبر: 2787، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، لبنان، سنِ اشاعت: 1395ھ، ج: 4، ص: 356

سیدہ زینب بنت جحش کا قصہ نکاح

سیدہ زینب بنتِ جحش کے نکاح کا قصہ قرآن میں کچھ ان الفاظ کے ساتھ ذکر ہے:

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ-فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا-وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا[35]

اس آیت میں جس واقعے کی طرف اشارہ فرمایا گیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت زید بن حارثہ τ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عظیم دولت سے نواز کر ان پر انعام فرمایا اور حضور پُر نور τ نے انہیں آزاد کر کے اور ان کی پرورش فرما کر ان پر انعام اور احسان فرمایا۔ جب حضرت زید τ کا نکاح حضرت زینب Ψ سے ہو چکا تو حضور اقدس τ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ حضرت زینب τ آپ کی ازواجِ مطہرات میں داخل ہوں گی، اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔ اس کی تفصیل عائلی اور فقہی پہلوؤں میں کروں گی۔

اُم المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں، یعنی کہ آپ ﷺ کی حقیقی پھوپھی زاد بہن تھیں، ان کا نکاح پہلے زید بن حارثہ (نبی ﷺ کے منہ بولا بیٹے) سے ہوا تھا، مطلقہ ہو گئیں تو آپ کے حرم میں آئیں، اس نکاح میں ایسی عظیم حکمت کار فرما تھی، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور شادی میں نہ تھی، وہ یہ کہ متبنّیٰ کے بارے میں جو غلط تصور رائج ہو چکا تھا اس کی بیخ کنی کر دی گئی، 588ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں اور 641ء میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں، حضور ﷺ کے ساتھ مدت مصاحبت ۵ سال رہی، ان سے مروی احادیث کی تعداد ۱۱ ہے، ہمارے رسول ﷺ سے ان کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔[36]

سیدہ ام حبیبہ ρ کا قصہ نکاح

ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ فطرتاً نہایت نیک مزاج تھیں۔ سورہ الممتحنہ کی آیت نمبر 7 کے بارے میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ وہ ان کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ .[37]

"اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ تم میں اور ان لوگوں میں سے جن سے تمہاری عداوت ہے، دوستی کر دے۔"

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم ﷺ کا حضرت ام حبیبہؓ سے نکاح ہوا اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔[38] حضرت ام حبیبہؓ سے 65 روایات منقول ہیں انہوں نے اپنی ساری زندگی اتباع و محبت رسول ﷺ میں بسر فرمائی ان سے حدیث روایت کرنے

---

[35] سورۃ الاحزاب 37:33

[36] محمد بن سعد بن ، الطبقات الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، سنِ اشاعت: 1990ء، ج: 2، ص: 328

[37] الممتحنۃ، 60: 7

[38] محمد بن سعد بن ، الطبقات الکبری، ج: 8، ص: 99

والے بہت سے لوگ ہیں جن میں ان کی بیٹی حبیبہ، معاویہ اور عتبہ، عبد اللہ بن عتبہ، ابو سفیان بن سعید ثقفی، سالم بن سواد، ابو الجراح، صفیہ بنت شیبہ، زینب بن ام سلمہؓ، عروہ بن زبیرؓ، ابو صالح السمان اور شہر بن حوشب شامل ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح مسلمانوں کے لیے بہت سے سیاسی و معاشرتی فوائد کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ دشمنان اسلام کی مخالفت کی شدت میں کمی آگئی اس نکاح کی برکت سے ابو سفیان حلقہ بگوش اسلام ہو گیا اور نتیجتاً لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہونے لگے۔

خلاصہ تحقیق

یہ تحقیقی مقالہ ازواجِ مطہراتؓ کے ان قرآنی و تاریخی واقعات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے جن کا تعلق براہِ راست یا بالواسطہ طور پر قرآنِ مجید میں بیان ہونے والے مضامین اور سیرتِ نبوی ﷺ سے ہے۔ "قصص" سے مراد وہ واقعات ہیں جو کسی مقصد، عبرت اور ہدایت کے لیے بیان کیے جائیں، اور قرآنِ مجید میں ان کا بنیادی مقصد انسانی تربیت، اخلاقی رہنمائی اور دینی شعور کی بیداری ہے۔ اسلام نے ازواجِ مطہراتؓ کو "امہات المؤمنین" کا عظیم شرف عطا فرمایا، جو ان کی دینی، اخلاقی اور سماجی حیثیت کو بلند ترین مقام پر فائز کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ازدواجی رشتہ صرف ایک خاندانی تعلق نہیں بلکہ امت کی تربیت، دین کی اشاعت اور وحی کے پیغام کی عملی تفسیر کا ذریعہ بھی تھا۔ اس نسبت نے انہیں تاحیات اعزازِ زوجیتِ نبوی ﷺ سے سرفراز رکھا، جو امت کے لیے ایک مستقل دینی و اخلاقی معیار ہے۔ ازواجِ مطہراتؓ کی عصمت و پاکیزگی کو قرآن نے خصوصی اہمیت دی اور ان کی عزت و حرمت کو امت کے ایمان کا حصہ قرار دیا۔ سورۃ الاحزاب میں ان کے گھروں کو "بیت النبوۃ" قرار دیتے ہوئے ان کی پاکیزہ زندگیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جو ان کے کردار کی عظمت کو واضح کرتا ہے۔ سیدہ عائشہؓ کے واقعۂ افک کو قرآن نے واضح الفاظ میں بیان کر کے ان کی پاکدامنی کی گواہی دی اور قیامت تک ان پر لگنے والے الزام کو رد کر دیا۔ اسی طرح سیدہ حفصہؓ اور سیدہ عائشہؓ کے حوالے سے بعض گھریلو اور تربیتی واقعات سورۃ التحریم میں اخلاقی رہنمائی کے طور پر بیان ہوئے۔ سیدہ زینب بنت جحشؓ کا نکاح ایک اہم شرعی اصول کی عملی مثال ہے جس میں منہ بولے بیٹے کی رسم کو توڑ کر اسلامی خاندانی نظام کی اصلاح کی گئی۔ سیدہ ام حبیبہؓ کا نکاح حبشہ میں اسلامی اخوت اور بین الاقوامی دینی تعلقات کی علامت ہے، جبکہ سیدہ میمونہؓ اور سیدہ ام سلمہؓ کے واقعات صبر، حکمت اور دینی بصیرت کی روشن مثالیں ہیں۔ اس تحقیقی مقالہ میں مَیں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ ازواجِ مطہراتؓ کے یہ قرآنی و تاریخی قصص نہ صرف سیرتِ نبوی ﷺ کا حصہ ہیں بلکہ اسلامی معاشرت، اخلاق اور خواتین کے مقام و مرتبے کے تعین میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

مصادر و مراجع

1. ابن ہشام، سیرت النبویہ، دار حسان للطباعۃ والنشر، دمشق، الطبعۃ الأولی، 1403ھ۔
2. اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبہ للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، سن اشاعت: 1420ھ
3. راغب اصفہانی، حسن بن محمد، علامہ، المفردات، ایران: مطبوعۃ المکتبۃ المرتضویہ، 1342ھ
4. عائشہ بنت الشاطی، دکتور، نساء النبی، مطبوعہ دار الکتب العربی، بیروت، لبنان، س، ن۔
5. عبد الرحمن بن ناصر البراک، التعلیقات علی متن لمعۃ الاعتقاد، دار المنہاج، مکتبہ دار المنہاج، ریاض، سعودی عرب، :1432ھ

6. عبد الرحمن بن ناصر السعدی، تفسیر السعدی، دار ابن الجوزی، مکتبہ دار ابن الجوزی، الدمام، سعودی عرب، 1423ھ
7. عبد اللہ بن احمد النسفی، مدارک التنزیل وحقائق التأویل، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، 1420ہ
8. محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر:4786، دار طوق النجاۃ، مکتبہ دار طوق النجاۃ، ریاض، سعودی عرب، 1320ہ
9. محمد بن جریر الطبری، تفسیر الطبری، دار إحیاء التراث العربي، بیروت الطبعۃ الثالثۃ 1423ھ
10. محمد بن جریر الطبری، تفسیر الطبری، دار ہجر، مکتبہ دار ہجر، قاہرہ، مصر، سن اشاعت:1422ھ
11. محمد بن سعد بن، الطبقات الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، سن اشاعت:1990ء
12. محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، لبنان، سن اشاعت: 1395ھ 6
13. مناع القطان مباحث فی علوم القرآن، مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور مارچ 2016
14. نوشین اختر، نامور مسلم خواتین کی حیات وخدمات، مجلس نشریات اسلام، کراچی، 1982ء